www.pdfbooksfree.blogspot.com

قرآن اور سائنس - 071

کوئی خدا نہیں

مگر

اللہ

(دنیا و آخرت کی کامیابی، فکروغم سے آزادی اور مقصد حیات سے ہم آہنگی کا پیغام)

www.pdfbooksfree.blogspot.com

سلطان بشیر محمود (ستارہ امتیاز)

ایٹمی سائنسدان انجینئر (سابقہ) ڈائریکٹر جنرل پاکستان اٹامک انرجی کمیشن

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

- ایک انسان کا دوسرے پر یہ حق ہے کہ وہ اسے جہنم میں جلنے سے بچائے۔

- یہی انسانیت کی سب سے بڑی خدمت ہے۔

- یہی راہ نجات ہے۔

- آیئے اس اہم ترین کام کے لئے مل جل کر ایک دوسرے کی مدد کریں۔ اپنے آپ، اپنے اہل خانہ اپنے تعلق داروں اور جملہ انسانوں کو جہنم کی آگ سے بچالینے میں مدد کریں۔

www.pdfbooksfree.blogspot.com

القرآن الحکیم ریسرچ فاؤنڈیشن

C-60 ناظم الدین روڈ، F-8/4 اسلام آباد

Tel: 2255107, 2260001

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ

کوئی خدا نہیں مگر اللہ

کوئی خدا نہیں!

یہ کائنات بس ایک حادثہ کا نتیجہ ہے؟

بیس ارب سال پہلے نہ زماں تھا نہ مکاں، اچانک ایک دھماکہ ہوا اور کائنات وجود میں آ گئی۔

یہ کائنات جس میں ایک سو کروڑ سے زیادہ کہکشائیں ہیں، ہر کہکشاں میں ایک ارب سے زیادہ ستارے ہیں، اور اتنی بڑی ہے کہ روشنی اپنی ایک لاکھ اسی ہزار میل کی رفتار سے اربوں سال بھی سفر کرتی رہے تو دوسرا کنارہ ہاتھ نہ آئے، ایک ایسا شاندار متوازن نظام جس کے زمان و مکان میں ایک ہی قانون کارفرما ہے، کبھی نہیں ہوا کہ زمین اپنے محور سے ادھر ادھر ہو جائے، سورج چاند کو اپنی کشش کے بل بوتے پر کھینچ لے یا ستارے اپنا راستہ بھول جائیں۔

سارے کا سارا نظام، ہر جگہ، ہر وقت، سبھی کے سبھی ستارے اور سیارے اپنے اپنے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ زمان و مکان کی قیود سے بالاتر وہی سائنسی قوانین جو زمین پر کارفرما ہیں دوسری دنیاؤں کو قابو میں رکھے ہوئے ہیں۔

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

کیا یہ کروڑوں اربوں کھربوں ستاروں اور سیاروں کا نظام یونہی وجود میں آ گیا ہے؟

اس کے پیچھے کوئی ہاتھ نہیں۔

اسکو کوئی کنٹرول کرنے والا نہیں۔

یہ بس ایک حادثہ ہے۔

سورج فضا میں ایک مقرر راستہ پر پچھلے پانچ ارب سال سے چھ سو میل فی سیکنڈ کی رفتار سے بھاگا جا رہا ہے اور اسکے ساتھ ساتھ اسکے خاندان کے 9 سیارے، 27 چاند اور لاکھوں میٹرائٹ کا قافلہ اسی رفتار سے جا رہا ہے، کبھی نہیں ہوا کہ تھک کر کوئی پیچھے رہ جائے یا کوئی آگے نکل جائے۔

چاند تین لاکھ 70 ہزار میل دور زمین پر سمندروں کے پانیوں کو ہر روز دو دفعہ مدوجزر سے بلاتا رہتا ہے تاکہ ان میں بسنے والی مخلوق کے لئے ہوا سے مناسب مقدار میں آکسیجن کا انتظام ہوتا رہے، پانی صاف ہوتا رہے، اس میں تعفن پیدا نہ ہو۔

سمندروں کا پانی ایک خاص مقدار میں کھارا ہے۔ پچھلے تین ارب سال سے نہ زیادہ نہ کم نمکین، بلکہ ایک مناسب توازن برقرار رکھے ہوئے ہے تاکہ اس میں چھوٹے بڑے سب آبی جانور آسانی سے تیر سکیں اور مرنے کے بعد ان کی لاشوں سے بو بھی نہ پھیلے۔ انہی میں کھاری اور میٹھے پانی کی نہریں ساتھ بہتی ہیں۔ سطح زمین کے نیچے بھی میٹھے پانی کے سمندر ہیں جو کھاری پانی کے کھلے سمندروں سے ملے ہوئے ہیں لیکن میٹھا پانی میٹھا رہتا ہے اور کھاری

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

پانی کھاری۔ سب میں ایک غیبی پردہ حائل ہے۔

کیا یہ بھی ایک حادثہ ہے؟

اپنے آپ ہو گیا تھا اور خود بخود قائم ہے۔

اسکے لئے کسی عقل کی ضرورت نہیں۔

نومولود بچے کو کس نے سمجھایا کہ بھوک کے وقت رو کر ماں کی توجہ اپنی طرف مبذول کرائے، ماں کو کس نے حوصلہ دیا کہ ہر خطرے کے سامنے سینہ سپر ہو کر بچے کو بچائے۔ ایک معمولی چڑیا شاہین سے مقابلہ پر اتر آتی ہے یہ حوصلہ اسے کہاں سے ملا؟ مرغی کے بچے انڈے سے نکلتے ہی کیوں چلنے لگتے ہیں؟ حیوانات کے بچے بغیر سکھائے ماؤں کی طرف دودھ کے لئے کیسے لپکتے ہیں؟ جانوروں کے دلوں میں کون محبت ڈال دیتا ہے کہ اپنی چونچوں میں خوراک لا کر اپنے بچوں کے مونہوں میں ڈالیں؟ ان سب کو کون آدابِ زندگی سکھاتا ہے؟

لیکن پھر بھی کوئی خدا نہیں! یہ سب حادثہ ہے۔

شہد کی مکھی دور دور باغوں میں پھول پھول سے رس چوس کر نہایت ایمانداری سے لا کر چھتے میں جمع کرتی جاتی ہے۔ ایک ماہر سائنسدان کی طرح جانتی ہے کہ کچھ پھول زہریلے ہیں اور ان کے پاس نہیں جاتی، ایک قابل انجینیر کی طرح شہد اور موم کو علیحدہ علیحدہ کرنے کا فن بھی جانتی ہے، جب گرمی ہوتی ہے تو شہد کو پگھل کر بہہ جانے سے بچانے کے لئے وہ اپنے پروں کی حرکت سے پنکھا چلا کر ٹھنڈا کرتی ہے، موم سے ایسا گھر بناتی

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

ہے جسکو دیکھ کر بڑے سے بڑا آرکیٹیکٹ عش عش کر اٹھتا ہے، ہزاروں کی تعداد میں ایسے منظم طریقے سے کام کرتی ہیں کہ عقل دنگ ہے، ہر ایک میں ایسا راڈار نظام لگا ہوا ہے کہ وہ دور دور نکل جاتی ہیں لیکن اپنے گھر کا راستہ نہیں بھولتیں۔

یہ کیسے ممکن ہوا؟ شہد کی مکھی کو یہ عقل کس نے سکھائی؟

کیا یہ سب محض ایک بے معنی حادثہ کا نتیجہ ہے؟

مکڑا اپنے منہ کے لعاب سے شکار پکڑنے کے لئے ایسا جال بناتا ہے کہ جس کی نفاست اور مضبوطی کو ابھی تک ٹیکسٹائل انجینئر نقل نہیں کر سکے، بڑے سے بڑے کیمسٹ ایسا مضبوط اور نفیس دھاگا بنانے سے قاصر ہیں۔

یہ انجینئرنگ اسے کس نے سکھائی؟

گھریلو چیونٹی (aunt) گرمیوں میں جاڑے کے لئے خوراک کو جمع کرتی ہے، اپنے بچوں کے لئے گھر بناتی ہے، ایک ایسی تنظیم سے رہتی ہے جہاں نظامت کے تمام اصول حیران کن حد تک کارفرما ہیں۔

معاشرتی نظامت کے یہ اصول اسے کس نے سکھائے؟

کیا یہ سب کچھ خود بخود ہی ہو گیا؟

کیا زمین اس قدر عقل مند ہے کہ اس نے بھی خود بخود لیل و نہار کا نظام قائم کر لیا، خود بخود ہی اپنے محور پر 1/2 67 ڈگری جھک گئی تا کہ بہار، گرمی، سردی اور خزاں کے موسم آتے رہیں اور انسان کو ہر طرح کی سبزیاں، پھل اور خوراک ملتی رہتی رہیں؟

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

نہ صرف یہ بلکہ زمین نے اپنے اندر شمالاً ،جنوباً ایک طاقتور مقناطیس بھی خود بخود ہی قائم کرلیا تا کہ اسکے مقناطیسی اثر کی وجہ سے بادلوں میں بجلیاں کڑکیں جو ہوا کی نائٹروجن کو نائٹرس آکسائڈ میں بدل کر زمین پر پودوں کے لئے کھاد مہیا کریں، سمندروں پر چلنے والے بحری جہاز، سمبرین (Submarine) اور ہواؤں میں اڑنے والے طیارے اس مقناطیس کی مدد سے اپنا راستہ پائیں، نیز آسمانوں سے آنے والی مہلک شعائیں اس مقناطیسی قوت سے ٹکرا کر واپس پلٹ جائیں تا کہ زمین پر مخلوق ان کے مہلک اثرات سے محفوظ رہے۔

کیا اس عظیم نظام کے پیچھے کوئی ہاتھ ہے؟ یا یہ سب کچھ بھی فضا اور زمین نے مل کر خود ہی سوچا اور کرلیا؟

پھر دیکھیے! زمین، سورج، ہواؤں، پہاڑوں اور میدانوں نے اپنے آپ ہی سمندروں سے سمجھوتا کرلیا کہ سورج کی گرمی سے آبی بخارات اٹھیں گے، ہوائیں اربوں ٹن پانی کو اپنے دوش پر اٹھا کر پہاڑوں اور میدانوں تک لائیں گی، ستاروں سے آنے والے ریڈیائی ذرے بادلوں میں موجود پانی کو اکھٹا کر کے قطروں کی شکل دیں گے اور پھر یہ میٹھا پانی خشک میدانوں کو سیراب کرنے کے لئے برسے گا۔ جب سردیوں میں پانی کی کم ضرورت ہوگی ان دنوں یہ پہاڑوں پر برف کے ذخیرے کی صورت میں جمع ہوتا جائے گا۔ گرمیوں میں جب زیادہ پانی چاہیے تو یہ پگھل کر ندی نالوں اور دریاؤں کی صورت میں میدانوں کو سیراب کرتے ہوئے واپس سمندروں

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

تک پہنچ جائے گا۔ ایک ایسا نظام جو سب کو پانی دیتا ہے اور کچھ ضائع نہیں جاتا۔

کیا اس سب کے پیچھے کوئی ڈیزائن نہیں؟

کیا ہماری اپنی زندگی بھی ایک حادثہ ہے؟ ہمارے پنکریے خون میں شوگر کی ایک خاص مقدار کو بڑھنے نہیں دیتے، دل کا پمپ ہر منٹ ستر اسی دفعہ بغیر آرام بلا تھکان 75 سالہ زندگی میں تقریباً تین ارب دفعہ دھڑکتا ہے۔

ہمارے گردے (Kidneys) ایسے بے مثل عجیب فلٹر ہیں جو جانتے ہیں کہ خون میں سے جو مفید ہے وہ رکھ لیتا ہے اور فضلات کو باہر پھینک دیتا ہے۔ معدہ، حیران کن کیمیکل فیکٹری ہے جو خوراک سے زندگی بخش اجزا مثلاً پروٹین، کاربوہائیڈریٹ وغیرہ کو علیحدہ کر کے فضلات کو باہر پھینک دیتا ہے۔

کیا انسانی جسم کے یہ شاہکار، انجینئرنگ اور سائنس کے یہ بے مثل نمونے، چھوٹے سے پیٹ میں یہ لاجواب فیکٹریاں، یہ سب کچھ بھی ایسے ہی بن گئے، کسی ڈیزائنر، موجد اور خالق کی ضرورت نہیں؟

دماغ کو کس نے بنایا؟ مضبوط ہڈیوں کے خول میں بند، پانی میں یہ تیرتا ہو عقل کا خزانہ، معلومات کا سٹور، احکامات کا مرکز، انسان اور اسکے ماحول کے درمیان رابطہ کا ذریعہ، ایک ایسا کمپیوٹر ہے کہ انسان اسکی بناوٹ اور ڈیزائن کو ابھی تک سمجھ نہیں پایا، لاکھ کوششوں کے باوجود انسانی ہاتھ اور ذہن کا بنایا ہوا کوئی سپر سے سپر کمپیوٹر اسکے عشر عشیر کی قابلیت کو بھی نہیں پہنچ سکا۔ یہ کیسے ہو گیا؟

انسان کا ایک ایک خلیہ (Cell) شعور رکھتا ہے۔ اسکے جینز میں ہماری پوری

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

قسمت لکھی ہوئی ہے اور زندگی اس بند پروگرام کے مطابق خودبخود کھلتی رہتی ہے۔ جسم کا خلیہ خلیہ اپنے وجود میں مکمل شخصیت ہے، ہماری زندگی کا پورا ریکارڈ، ہماری عمر کا سارا حساب، ہماری عقل و دانش، غرض ہمارے متعلق سب کچھ ہمارے خلیات میں لکھا جا چکا ہے۔ یہ کس نے لکھا ہے؟

حیوانات ہوں یا نباتات سب کی دنیا میں بیج کے اندر پودے کا پورا نقشہ بند ہے، یہ کیسے ہوا؟

یہ کیسی عجیب بات ہے کہ خوردبین سے بھی مشکل سے نظر آنے والا سیل (Cell) ایک مضبوط توانا عقل و ہوش والا انسان بن جاتا ہے اور پھر اپنے ہی خالق کے ہونے پر شک کرنے لگتا ہے؟

ہونٹ، زبان اور تالو کے اجزا کو سینکڑوں انداز میں حرکت دینا کس نے سکھایا کہ آوازیں پیدا ہو سکیں۔ ان آوازوں کو دماغ کے کروڑوں خلیات کے ذریعہ معنی دینا کس نے پڑھایا؟ پر معنی الفاظ اور ہزاروں زبانوں کا خالق کون ہے؟

کوئی بھی نہیں بس ایک حادثہ ہے!

کائنات ایک انتہائی حساس کارخانہ کی مانند ہے جسکی ہر چیز ایک خاص حساب اور قواعد کے تحت کام کر رہی ہے، اسکے اٹل قوانین ہیں جن کے بارے میں سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ اگر ان میں انتہائی معمولی تفاوت بھی آ جائے تو کائنات ختم ہو جائے۔ کشش ثقل، ایٹم کے اندر مقناطیسی طاقت کی نسبت کئی گنا کمزور ہے، اگر یہ تھوڑا سا بھی زیادہ ہوتی تو کائنات کب کی

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

ختم ہوگئی ہوتی اور اگر تھوڑا سا کم ہوتی تو ابھی تک فضا دھوئیں سے بھری ہوتی۔ اگر ایٹم کے اندر الیکٹران کا چارج پروٹون کی نسبت اربواں حصہ بھی کم ہوتا تو کوئی نباتاتی اور حیوانی زندگی ممکن نہ ہوتی۔ غرض قدرتی طاقتوں میں ذرہ برابر تفاوت کائنات کے نظام کو توڑ پھوڑ کر رکھ دیتا۔

کیسی عجیب بات ہے کہ وہ یہ نہیں سوچتے کہ اس انتہائی باریک حساب کے پیچھے کوئی ذی شعور حساب دان بھی ہے؟

کیا یہ ممکن ہے کہ بے جان ایٹموں نے باہمی مشورہ سے یہ سب کچھ خود ہی ڈیزائن کرلیا ہو، خود ہی بنالیا ہو اور خود ہی چلالیا ہو؟

سائنس نے ابھی تک جدھر بھی دیکھا ہے، ایٹم کا جگر ہو یا کہکشاؤں کا عظیم تر نظام، ہر چیز کے اندر اپنا اپنا کلاک بند ہے۔ ستارے انہی کے مطابق زندگی گزار رہے ہیں، چاند اپنے کلاک کے مطابق 27-1/4 دنوں کے بعد اپنے محور پر ایک چکر کاٹتا ہے، سورج ہر گیارہ سال کے بعد تاؤ میں آتا ہے، زمین ایک سال کے بعد اپنی پہلی حالت پر واپس آجاتی ہے، 24 گھنٹوں میں اپنے محور پر ایک دفعہ گھوم کر اپنے اوپر چپے چپے کو دن رات بخشتی ہے۔ جانور اپنے اندرونی کلاک کے مطابق اپنی افزائش نسل کا انتظام کرتے ہیں۔ آدمی بھی پیدائش سے قبر تک اپنے اندر کے کلاک کی ٹک ٹک پر زندگی کے مختلف ادوار سے گزرتا ہے، ریڈیائی عناصر ایک مقررہ حساب کے مطابق ہر آن شعاؤں کو چھوڑتے ہیں۔ یوں کائنات کا ہر نظام اپنے اپنے پروگرام کا پابند ہے۔ یہاں ہر ایک اپنے مقررہ راستہ پر چل رہا ہے۔

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

کیا یہ عظیم الشان پروگرام محض ایک حادثہ ہے؟

کون ہے وہ جس نے سات سو میل اوپر زمین کو اوزن گیس (Ozon Gas) کا غلاف اڑھا دیا تا کہ سورج کی طاقتور الٹرا وائلٹ شعاؤں کو نیچے آنے سے روک دیا جائے تا کہ حیوانی زندگی کو قائم رکھا جا سکے؟

کون ہے وہ جو اس مضبوط آسمانی نظام کو کروڑوں سالوں سے قائم رکھے ہوئے ہے جس میں دراڑ آجائے تو زندگی بھسم ہو کر رہ جائے؟

کون ہے وہ جس نے زمین اور سورج کے درمیان انتہائی مناسب فاصلہ قائم کیا تا کہ زندگی پھلے پھولے؟

کیا یہ سب کچھ کسی حادثہ کا نتیجہ ہے؟

کیا زمین کے اوپر سینکڑوں میل تک ہوائی نمدہ کی تشکیل بھی ایک حادثہ ہے تا کہ زمین کی طرف روزانہ آنے والے لاکھوں شہاب ثاقب اس پر پہنچنے سے پہلے جل کر بھسم ہو جائیں، موسم بدلتے رہیں، بارشیں ہوتی رہیں اور سورج کی گرمی مناسب درجہ حرارت پر زمین کو رکھے؟

کیا یہ بھی حادثہ ہے جس نے درختوں کو سکھا دیا کہ سورج سے روشنی، ہوا سے کاربن ڈائی آکسائڈ اور زمین سے پانی لیکر اپنے جسم بناؤ اور اس کے بدلے ہوا کو آکسیجن دو جو حیوانی زندگی کے لئے ضروری ہے؟

کیا یہ بھی حادثہ ہے جس نے ایک ہی پانی، ایک ہی زمین، ایک ہی سورج کی توانائی سے لاکھوں مختلف قسم کی نباتاتی مخلوق کو پیدا کر دیا؟!

کیا یہ بھی حادثہ ہے جس نے زمین کو انسان کے لئے ہر طرح کے معدنیات،

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

نباتات اور حیوانات سے بھر دیا؟

کیا یہ بھی حادثہ ہے کہ ہر دو انسان مختلف ہیں حتیٰ کہ اربوں انسانوں میں سے کسی دو کی انگلیوں کے نشان تک نہیں ملتے، کسی کی کسی سے شکل نہیں ملتی، ہر ایک کی اپنی اپنی فضیلت اور عقل ہے لیکن اس قدر تفاوتوں کے باوجود آدمیت میں سب یکساں ہیں؟

اگر پھر بھی آپ شک میں ہیں تو اس عالیشان نظام کو کون برقرار رکھ رہا ہے؟

کیا یہ بھی ایک حادثہ ہے؟

انسان کی بنائی ہوئی معمولی سی مصنوعات کے لئے بھی کوئی ڈیزائنر، کوئی کاریگر، کوئی خالق چاہیے لیکن یہ لامحدود کائنات، اپنی تمام تر رنگینیوں کے باوجود یونہی بن گئی تھی۔ انسان نے اپنے بنائے ہر نظام کو چلانے کے لئے کسی سپروائزر کی ضرورت ہے لیکن یہ لامحدود وسعت اور پیچیدگی والا کائناتی نظام بغیر کسی ہمہ وقت، حاضر مستعد، قدیر، حکیم، بصیر، علیم ہستی یونہی چلتا جاتا ہے۔

کیا آپ کی عقل یہ تسلیم کرنے کے لئے تیار ہے؟

تسلیم کرو یا نہ کرو، کائنات کا ایٹم ایٹم پکار پکار کر یہ باور کراتا ہے کہ اسکو کوئی بنانے والا ہے، کوئی چلانے والا ہے، کوئی سنبھالنے والا ہے۔ اسکی ہستی سے انکار ناممکن ہے۔

وہی ہے اللہ۔

رب کائنات، بے مثال ذات پاک جو اپنی تمام تر تخلیقات سے یکتا، ہر جگہ

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

موجود، ہر چیز کا محافظ، ہر آن سے واقف، ہر آہٹ کا سننے والا، زمان ومکان کا خالق، عقل کل، سراسر علم۔

وہ جس نے ہر چیز کو محیط کیا ہوا ہے۔

- وہ جو ہر جگہ، ہر آن موجود ہے۔
- وہ جو ہر پکارنے والے کی پکار سنتا ہے۔
- وہ جو محبت کا سرچشمہ ہے۔
- وہ جو اپنے نہ ماننے والوں کو بھی پالتا ہے۔

وہ جو اول بھی ہے آخر بھی۔

- وہ جو ظاہر بھی ہے باطن بھی۔

اپنی ذات میں بے مثل، لاشریک، کمال میں لاجواب۔

وہی ہے اللہ

کائنات کا ذرہ ذرہ اسکی ہستی کا گواہ ہے، پھول ہو کہ پتی، ریت کا ذرہ ہو یا پانی کی بوند، آسمان ہو یا زمین، سبھی اسکی تسبیح میں رطب اللسان ہیں، سبھی اسکے حکم کے منتظر ہیں، اسکے قوانین کے پابند ہیں۔ وہی سب کا خالق، سب کا پالن ہار، سب کا حساب لینے والا، سب کی زندگی اور موت کا فیصلہ کرنے والا ہے سب کے اندر، سب کے باہر، جس کا حکم ہر جگہ ہر وقت کارفرما ہے۔ بنانے کے لئے، پہنچنے کے لئے، کنٹرول کے لئے، نہ اسے وقت چاہیے نہ جگہ۔ زمان ہے کہ مکان، توانائی ہے کہ مادہ سبھی اسکی صفات کے مظہر ہیں۔

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

وہی ہے اللہ

عجیب بات ہے کہ اس کی حکومت میں رہتے ہوئے ہم اسی سے سرکشی کرتے ہیں۔ میرے دوست۔ آؤ کہ ہم دل و جان سے مان لیں اور خوب پہچان لیں کہ :-

ہمارا رب، ہمارا پالنہار، ہمارا دوست، ہمارا مالک، وہ جسکی طرف سے ہم آئے ہیں اور جس کی طرف ہم نے واپس جانا ہے اللہ ہے۔

وہی اللہ جو کائنات کے اندر اور باہر ذرے ذرے کو محیط کئے ہوا ہے۔ ہر چیز کا ماضی حال اور مستقبل اس کے سامنے ہے۔ اس کے ماسوا کوئی طاقت اور قوت نہیں۔ ساری کی ساری کائنات اس کے "کن" کے اشارے پر معرض وجود میں آگئی جس کی قدرت کا یہ حال ہے کہ کائنات اس کی مٹھی میں ہے۔

وہی ہے اللہ

جو باوجود اپنی لا انتہا عظمت، شان و شوکت، قدرت اور طاقت کے اپنے بندوں سے اس قدر پیار کرتا ہے کہ ماں کا پیار اس کے پیار کے سامنے کچھ بھی نہیں۔ رحمت اس نے اپنے اوپر لازم کرلی کہ اپنے باغیوں کی بھی برابر پرورش کرتا ہے۔ صبر کا یہ حال ہے کہ شیطان جیسے باغی کو بھی پوری مہلت دیتا ہے، کرم کی یہ شان ہے کہ بنی آدم، خواہ مؤمن ہو یا کافر، اس کو مکرم بنا دیا۔ حلیم اتنا کہ انسان کو جب نیک اعمال کا مشورہ دیتا ہے تو کہتا ہے کہ تم مجھے یہ قرض دے رہے ہو۔ معاف کرنے والا ایسا کہ باغی سے باغی شرمسار ہو کر جب ایک

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

قدم آگے بڑھتا ہے تو وہ دس قدم آگے بڑھ کر اس کی عزت افزائی کرتا ہے۔

وہی ہے اللہ

جسکی قربت ایسی کہ شاہ رگ سے قریب تر ہے، پیار ایسا کہ زمین و آسمان میں نہیں سما سکتا لیکن مؤمن کے دل میں محبت ایسا کہ مخلوق اس کا کنبہ ہے، منصف ایسا کہ زمین و آسمان اس کے سامنے کانپتے ہیں۔ جابر ایسا کہ جسکے سامنے کسی کی سفارش کام نہیں کرتی جب تک کہ وہ خود نہ چاہے، ہستی ایسی کہ وہ سب کو دیکھتا ہے لیکن کوئی آنکھ اس کا ادراک نہیں کر سکتی۔

وہی ہے اللہ

واحد یکتا۔ اپنی مخلوق سے بے نیاز، ہر نقص سے پاک، اپنی حقیقت میں بے مثال، کمال میں لاجواب، اکمل اور مکمل، نہ وہ پیدا کیا گیا، نہ اس نے اپنی ذات سے کسی کو پیدا کیا، وحدہ لاشریک، زمان و مکان سے بالا تر، جس کا کوئی ہمسر نہیں، الفاظ جس کی شان کو بیان نہیں کر سکتے لیکن ذرہ ذرہ اس کی پہچان ہے، نغمہ نغمہ اس کی آواز ہے۔ بہترین ساتھی، لازوال دوست، نور ہی نور، بے آباد دلوں کو آباد کرنے والا، گمراہوں کو ہدایت دینے والا، کرم کا بادشاہ۔

وہی ہے اللہ

کیسی عجیب بات ہے دوست کہ ہم اللہ تعالیٰ کے وجود کو تو مانتے ہیں

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

لیکن اس کی عظمت کا اقرار نہیں کرتے؟ انسانی معاشرہ کے لئے قانون اور انصاف کی عدالتوں کا تقاضا کرتے ہیں لیکن اس کے انصاف اور حساب کتاب کا نہیں سوچتے۔ اس کی سلطنت میں رہتے ہیں لیکن اس کے قانون کی پرواہ نہیں کرتے۔

سائنس کی تو یہ بات مانتے ہیں کہ کائنات میں ہر چیز بامقصد ہے لیکن اپنی حیات کے مقصد کو جاننے کی کوشش نہیں کرتے۔

سورج اپنا کام کر رہا ہے، زمین اپنے کام میں لگی ہوئی ہے، سمندر اپنا فرض کو ادا کرنے میں مستعد ہیں، ہوائیں اپنے کام میں لگی ہوئی ہیں، غرض یہاں کوئی نہیں جو اپنے مقصد حیات کو پورا نہ کر رہا ہو

عجیب بات کہ ہم اپنے مقصد حیات سے بے خبر ہیں!

پندرہ ارب سال کی بات ہے کہ زمین و آسمان کے سب عناصر کا آغاز ہائیڈروجن کے سادہ عنصر سے ہوا۔ پھر اربوں سالوں پر محیط عرصہ میں ایٹمی دھماکوں کے عمل سے ستاروں میں پیچیدہ سے پیچیدہ تر عناصر کی تخلیق ہوتی رہی۔ ایک سے دو، دو سے تین، تین سے چار اور یہ سلسلہ یونہی چلتا رہا۔ یوں وہ وہ عناصر جن سے ہماری زمین کو تخلیق ہونا تھا، ہمارے اجسام کو تشکیل پانا تھا ان کو بنانے کے لئے خالق کائنات ستاروں کو یکے بعد دیگرے دھماکے سے اڑاتا رہا۔ پھر اربوں میلوں پر بکھرے ہوئے ان اجزاء کو اکٹھا کیا، اربوں ستاروں اور بے شمار سیاروں اور زمین کو انسان کے استقبال کے لئے بنایا، جو قرآن مجید کے مطابق کائنات کی غرض و غایت ہے، ڈیزائن

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

میں قدیم ترین اور ظہور میں جدید ترین، اور اپنی صفات میں احسن التقویم ہے۔

لیکن اگر ہوش سے کام نہ لے گا تو اسفل السافلین ہے۔

میرے بھائی، میری بہن، میرے دوست! یاد رکھو!

زندگی زمین کے لئے نہیں آسمان کے لئے ہے۔ یہ جسم کے لئے نہیں، روح کو سنوارنے کے لئے ہے۔ ہمارا اصلی گھر زمین پر نہیں، جنت میں ہے لیکن وہاں کامیاب ہو کر وہی جا سکے گا جو زمین سے دل لگانے کی بجائے آخرت کی فکر کرے گا، جو شیطان سے بچ بچ کر رحمان کے سامنے جھکے گا۔

یہی ہے مقصد حیات

قربان جائیے اپنے رب کی مہربانی پر کہ انسانی تاریخ میں کوئی ایسا دور نہیں آیا جب اس نے اپنی طرف بلانے کے لئے انسان کی رہنمائی نہ کی ہو۔ وہ ذات پاک ہماری فلاح کے لئے مسلسل اپنے خاص بندے بھیجتی رہی جنہیں ہم اللہ کے نبی اور رسول کہتے ہیں۔ جب انسانی تہذیب اللہ تعالیٰ کے پیغام کو ہمیشہ کے لئے محفوظ کرنے کے قابل ہو گئی تو اس نے اپنا آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھیج دیا، جنہوں نے لوگوں کو اسلام پر بلایا، وہی اسلام جو آپؐ سے پہلے تمام نبیوں کا دین تھا، وہ دین جس پر اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت کو بنایا ہے۔ آیئے اس دین کو روح اور دل میں سما لیں۔

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

یہی ہے مقصد حیات

اس دین فطرت کا منبع قرآن کریم ہے، صراط مستقیم کی درخشندہ کتاب، حق و باطل کے معیار کا پیمانہ، تمام نبیوں کی تصدیق کرنے والا، ایک اللہ کے نام پر سب کو اکٹھا کرنے والا، خاندانی نظام، معاشرہ کے سکھ چین، انسانی تہذیب کی سلامتی اور انسانی حقوق کی ضمانت، انسانیت کی وحدت کی بنیاد، دنیا کی زندگی کو جنت بنانے والا اور آخرت میں جنت میں لے جانے والا، یہ ہے وہ قرآن۔

یہی نجات کا راستہ ہے۔

میرے دوست! جس کسی نے بھی قرآن اور صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کی، وہ دونوں جہانوں میں کامیاب ہوا۔ جس نے بھی خلوص کے ساتھ سیدھے راستے کو تلاش کیا وہ کامیاب ہوا، لیکن جو اپنی فطرت کے خلاف گیا وہ جنت کے راستے سے ہٹ کر جہنم کی طرف چل پڑا۔

اے زمان ومکان کے مسافرو، اے میرے پیارے ساتھیو!

زندگی کا حاصل "لبیک" میں ہے۔

لبیک ۔ اللھم لبیک ۔ لبیک ۔ لاشریک لک لبیک ۔ ان الحمد والنعمة لک والملک ۔ لاشریک لک لبیک اللھم لبیک ۔ لبیک ....

حاضر ہوں ۔ میرے مولا میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

نہیں۔ بے شک ہر طرح کی ستائش اور حکومت تیرے ہی لئے ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ مولا میں حاضر ہوں۔ میں حاضر ہوں۔ میں حاضر ہوں۔

اللہ تعالیٰ کے حضور قلب کی اس حاضری ہی میں سب کچھ ہے۔ جس کا کوڈ ورڈ (Code Word) ہے۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

تسلیم و رضا کے ساتھ جب کوئی بندہ یہ کلمہ پڑھتا ہے تو اسے حاضری نصیب ہو جاتی ہے۔ اسلئے بار بار کہو، ہزار بار کہو۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اسی میں نجات ہے۔ اسی میں دنیا و آخرت کی فلاح ہے، یہی رحمت العالمین کا پیغام ہے۔

يَا اَيُّهَا النَّاسُ قُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تُفْلِحُوْا ۝

"اے نوع انسانی کہو کوئی خدا نہیں مگر اللہ۔ فلاح پاؤ گے"۔

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

دعوت عمل

محترم / محترمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

قرآن الحکیم ریسرچ فاؤنڈیشن اسلام آباد ستمبر 1986ء سے مقدور بھر عالمی سطح پر جدید تقاضوں کے مطابق اللہ کے دین کا تعارف بذریعہ خط و کتابت، مقالہ جات اور کتب کی تقسیم کے ذریعہ کر رہی ہے۔ اس دوران انگریزی اور اردو زبان میں قرآن الحکیم کے تراجم، اسلام کے بنیادی عقائد مثلاً توحید، رسالت اور آخرت کے علاوہ بھی اسلامی معاشی اور سوشل سسٹم کے حوالے سے بے شمار کتابیں، مقالہ جات اور پمفلٹ تقسیم کئے گئے ہیں۔

خط و کتابت کے ذریعہ تبلیغ کے اس طریقے کار کا آغاز جناب خاتم النبیین رسول خدا ﷺ نے اپنے دست مبارک سے چھ ہجری میں کیا اور اپنی حیات طیبہ میں 250 سے زیادہ خطوط اور وثیقہ جات اس وقت کی اہم شخصیت کو اسلام کی طرف بلانے کیلئے لکھے گئے۔ یوں یہ طریقہ اپنی نوعیت میں ایک بہت اہم سنت طیبہ ہے۔

افسوس کہ آج کے مسلمان نبی پاک کی اس سنت طیبہ کی طرف زیادہ توجہ نہیں دیتے لیکن عیسائی مشنریاں اس سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے دنیا میں اپنا کام کر رہی ہیں۔

آپ سے استدعا ہے کہ اللہ کے دین کو آگے بڑھانے کیلئے اس کام میں تعاون فرمائیں۔

یہ ہر مسلمان مرد اور عورت پر حقوق اللہ اور حقوق العباد کی طرح ہی ایک اہم فرض ہے۔ اگر آپ لکھ سکتے ہیں تو اسلام کے حوالے سے موجودہ دور کے مسائل پر لکھیں۔ اگر آپ کو کوئی تحریر پسند آتی ہے تو ہمیں بھیجیں، اگر آپ خود چھپوا سکتے ہیں تو چھپوا لیں یعنی ہر حال میں لوگوں کو دین فطرت کے مختلف پہلوؤں سے آگاہ کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ جہاں آپ خود نہیں پہنچ سکتے وہاں آپ کی تحریر پہنچ سکتی ہے۔ آیئے طے کریں کہ آئندہ مٹھائی کی بجائے اپنے پیاروں کو اسلام کے متعلق کوئی اچھی کتاب تحفہ میں دیں۔ اسی جذبہ سے اسلام کے بارے میں واقفیت بڑھانے اور غلط فہمیوں کو دور کرنے کیلئے دور جدید کے تقاضوں کے حوالے سے لکھے گئے پمفلٹ اور مقالہ جات کو خود بھی پڑھیں اور دوسرے بھائی بہنوں تک بھی پہنچائیں۔ بے شک کسی کو جہنم کی آگ سے بچانے کی کوشش کرنا بہترین انسانی خدمت ہے اور یہی راہ نجات ہے۔

Al-Quran-ul-Hakim Research Foundation

60-C, Nazimuddin Road, F-8/4, Islamabad. Tel: 2255187-2260661

www.pdfbooksfree.blogspot.com